KEGD. No: L.5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تار کا پتہ:۔ ڈیلی الفضل ربوہ۔ فون نمبر ۲۹

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
خطبہ نمبر ۵ "

ربوہ

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

یوم چہارشنبہ خطبہ نمبر ۴

فی پرچہ ایک آنہ سات پائی (سابقہ) ۱۰ نئے پیسے

الفضل

جلد ۵۰/۱۵ | ۱۱ تبوک ۱۳۴۰ ھش | ۱۱ اکتوبر ۱۹۶۱ء | نمبر ۲۳۵

"بھارتی مسلمانوں کا کشت و خون اکثریتی فرقہ اور حکومت کیلئے شرمناک ہے"

صدر فیلڈ مارشل محمد ایوب خاں کی طرف سے مسلمانوں کے منظم قتل عام کی مذمت

حیدر آباد (سندھ) ۱۰ اکتوبر صدر پاکستان فیلڈ مارشل محمد ایوب خاں نے یوپی کے طول و عرض میں فرقہ وارانہ فسادات کو دل آزار اور تکلیف دہ قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ بے کس مسلمانوں کے کشت و خون پر بھارتی حکومت اور غیر مسلم اکثریت کو شرم محسوس کرنی چاہیئے صدر ایوب نے کہا " بھارت کی اکثریت تہذیب و تمدن کے بنیادی اصولوں سے نا آشنا نظر آتی ہے۔ چنانچہ وہ بے یار و مددگار مسلمانوں کا وجود تک ختم کرنے کے درپے ہے"۔

حیدر آباد تھرمل پاور ہاؤس اور گرڈ سسٹم کے افتتاح کے بعد صدر ایوب نے اخباری نمائندوں سے گفتگو کرتے ہوئے کہا "فسادات جس طرح علی گڑھ سے یوپی کے دوسرے شہروں اور علاقوں میں پھیلے اس سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ ہندوؤں کے دل میں مسلمانوں کے خلاف کتنی نفرت پائی جاتی ہے۔ اور فسادات سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ مقامی حکام کو بھی شرانگیز عناصر سے ہمدردی ہے۔ ورنہ اتنے منظم طریقہ سے مسلمانوں کا کشت و خون کبھی نہ ہوتا"۔

صدر ایوب نے کہا کہ مسلمانوں کا منظم قتل عام بنیادی طور پر بھارت کا مسئلہ ہے لیکن ہم بھارت کے ہمسایہ ہیں اور جب ہم اپنے مسلمان بھائیوں کو انتہائی بزدلانہ اور وحشیانہ سلوک کا شکار ہوتے دیکھتے ہیں تو اس سے ہمیں قدرتی طور پر صدمہ پہنچتا ہے۔ بھارتی حکومت اور اکثریتی فرقہ کو بھی اس صورت حال پر شرم محسوس کرنی چاہیئے۔ صدر نے کہا کہ مسلمانوں سے جو سلوک روا رکھا گیا ہے اس پر ہم نفرت کا اظہار کئے بغیر نہیں رہ سکتے۔

دریں اثناء دفتر خارجہ کے ایک ترجمان نے کل بتایا کہ پاکستان نے بھارتی حکومت سے کہا ہے کہ نئی دہلی میں پاکستان ہائی کمشن کے کسی افسر کو یوپی میں فرقہ وارانہ فسادات سے متاثرہ علاقوں کا دورہ کرنے کی اجازت دی جائے دفتر خارجہ نے پاکستان ہائی کمشن سے کہا ہے کہ بھارت میں فرقہ وارانہ صورت حال کے بارے میں حکومت بھارت سے گہری تشویش کا اظہار کیا جائے اور اقلیتی فرقہ کے تحفظ کا مطالبہ کیا جائے۔

حیدر آباد میں بیس ہزار سات سو کلوواٹ کے بجلی گھر کا افتتاح

پاکستان اپنے وسائل اور دوستوں کی مدد سے سیم و تھور کے مسئلہ پر قابو پالیگا

(صدر ایوب)

حیدر آباد ۱۰ اکتوبر۔ صدر فیلڈ مارشل محمد ایوب خاں نے کل ملک کی تیز رفتار ترقی کے لئے مزید بجلی پیدا کرنے کی ضرورت پر زور دیا۔ آپ نے کہا ہمیں وقت کا ساتھ دینے کے لئے تیز رفتاری سے چلنا چاہیئے۔ صدر ایوب کل تیسرے پہر حیدر آباد کے نئے بجلی گھر اور گرڈ سسٹم کا افتتاح کر رہے تھے۔

صدر نے اس قسم کے منصوبے شروع کرنے پر واپڈا کو خراج تحسین ادا کیا۔ اور توقع ظاہر کی کہ اس سے صنعتی اور زرعی میدان میں سرگرمی پیدا ہوگی۔

صدر ایوب نے یہ بھی توقع ظاہر کی کہ واپڈا کی طرح زرعی ترقیاتی کارپوریشن جیسے نئے ادارے بھی صحت مند ادارے بن جائیں گے تاکہ ان عظیم کاموں کو سرانجام دے سکیں۔

جو ان کے ذمہ ہیں۔ صدر ایوب نے کہا۔ ہم اپنے وسائل اور دوست ملکوں سے حاصل ہونے والی امداد سے پاکستان کے دشمن نمبر ا تھور و سیم پر ضرور قابو پالیں گے۔ زرعی اصلاحات کا ذکر کرتے ہوئے صدر نے کہا کہ اس سے سندھ کے ان لوگوں کو بہت فائدہ ہوا ہے جو زمین کی ملکیت کا کبھی خواب تک نہیں دیکھ سکتے تھے اور جن سے ماضی میں سیاستدان ناجائز فائدہ اٹھاتے تھے۔ لیکن استحصال کے وہ دن اب ہمیشہ کے لئے ختم ہو گئے ہیں۔ اس تقریب کے بعد صدر کو بجلی گھر کا ایک مجسمہ پیش کیا گیا۔ جو لاہور کے ایک آرٹسٹ قاضی اسلام نے تیار کیا ہے۔

صدر ایوب ایٹمی مرکز کا افتتاح کریں گے

لاہور ۱۰ اکتوبر۔ صدر محمد ایوب خاں ۱۲ اکتوبر کو چار بجے شام لاہور میں ایٹمی قوت کے ایک مرکز کا افتتاح کر رہے ہیں۔ وزیر ایندھن، بجلی و قدرتی وسائل ذوالفقار علی بھٹو صدر کا خیر مقدم کریں گے۔ افتتاحی تقریر کے بعد صدر مرکز کی لیبارٹریوں کا معائنہ کریں گے۔

آل انڈیا مسلم لیگ کانفرنس

نئی دہلی ۱۰ اکتوبر۔ آل انڈیا مسلم لیگ کانفرنس بہت جلد حیدر آباد میں ہوگی۔ مسلم لیگ کے صدر مسٹر محمد اسمٰعیل نے اندھرا پردیش مسلم لیگ کی تنظیمی کمیٹی کو کانفرنس کے لئے مناسب انتظامات کرنے کا اختیار دے دیا ہے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۱۰ اکتوبر بوقت ۸½ بجے صبح

کل حضور کا ٹمپریچر تو نارمل رہا۔ لیکن بارہ بجے سے شام سات بجے تک بعض دفعہ اسہال آتے رہے۔ جس کے باعث کافی ضعف رہا۔ الحمد للہ کہ سات بجے کے بعد طبیعت کچھ ٹھیک ہو گئی۔ پھر اسہال نہیں ہوا۔ رات نیند بھی آ گئی طبیعت اس وقت نسبتاً بہتر ہے۔

احباب جماعت خاص التزام و درد کے ساتھ دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ اور کام والی لمبی زندگی عطا فرمائے۔

آمین اللّٰھم آمین

مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس کی صحت

لاہور ۱۰ اکتوبر (بذریعہ فون) مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس کی عام طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔ تاہم زخم ایک جگہ سے ابھی رستا ہے۔ احباب جماعت توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ مکرم شمس صاحب کو اپنے فضل سے جلد کامل صحت عطا فرمائے۔ آمین۔

عراق میں شدید بحران

بیروت ۱۰ اکتوبر۔ عراقی اخبارات نے کل عراق میں شدید بحران کا ذکر کیا ہے لیکن یہ نہیں بتایا کہ بحران کس نوعیت کا ہے۔ اخبار الزمانہ نے کل اپنے اداریہ میں لکھا ہے کہ ہماری جمہوریہ کو نہایت شدید اور نازک بحران کا سامنا ہے۔ سب سے پہلے اس بات کی ضرورت ہے کہ عوام اپنے لیڈر جنرل قاسم کی مکمل حمایت کریں مبصرین کی قیاس آرائی کے مطابق ممکن ہے جنرل قاسم تیل کمپنیوں کے بارے میں اہم فیصلے کریں۔

برطانوی کابینہ میں تبدیلیوں کا امکان

لنڈن ۱۰ اکتوبر۔ خیال ہے کہ برطانوی وزیر اعظم مسٹر میکملن قدامت پسند پارٹی کی کانفرنس سے قبل حکومت میں اہم تبدیلیوں کا اعلان کریں گے

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل بی۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا خدام الاحمدیہ سے ایک ایمان افروز خطاب

اشاعتِ اسلام کیلئے ہماری کوششیں اسی وقت بارآور ہو سکتی ہیں جب ہم خود اسلامی احکام پر عمل کرنیوالے ہوں

اپنے اندر ایک دیوانگی پیدا کرو۔ اور اپنے فرائض کی ادائیگی میں رات دن منہمک رہو

فرمودہ ۷ اگست ۱۹۴۸ء بمقام کوئٹہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جب ۱۹۴۸ء میں پہلی مرتبہ کوئٹہ تشریف لے گئے تو ۷ اگست ۱۹۴۸ء کو مجلس خدام الاحمدیہ کوئٹہ نے حضور کے اعزاز میں ایک پارٹی دی۔ جس میں تلاوت و نظم کے بعد حضور کی خدمت میں سپاسنامہ پیش کیا گیا۔ اور درخواست کی گئی کہ حضور ازراہ کرم خدام الاحمدیہ کو اپنی قیمتی ہدایات سے مستفیض فرمائیں۔ چنانچہ حضور نے اس موقعہ پر ایک نہایت ایمان افروز تقریر فرمائی۔ جو افادۂ احباب کے لئے شائع کی جا رہی ہے۔ یہ ایک غیر مطبوعہ تقریر ہے۔ جو اس سے قبل سلسلہ کے لٹریچر میں نہیں آئی۔ یہ تقریر صیغہ زود نویسی اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے فرمایا:

اچھا کام تعریف کے قابل

ہوتا ہے۔ اور برا کام مذمت کے قابل ہوتا ہے۔ لیکن کبھی کبھی استاد اپنے شاگردوں کا دل بڑھانے کے لئے ان کے تھوڑے اور نامکمل کام کو بھی قابلِ تعریف ظاہر کرتا ہے۔ اور کبھی وہ ان کے اندر نیا عزم پیدا کرنے کے لئے ان کے اچھے کاموں کو بھی قابلِ اعتراض اور قابلِ تنقید قرار دے دیتا ہے۔ جس کی وجہ سے شاگرد اپنے کاموں کی طرف زیادہ توجہ کرنے کی طرف مائل ہو جاتے ہیں۔ عرفی یا انوری ان دونوں میں سے کسی ایک کے متعلق مجھے

ایک واقعہ یاد ہے

وہ ذکر کرتا ہے کہ میں شعر کہا کرتا تھا۔ اور اصلاح کے لئے استاد کے پاس لے جایا کرتا تھا۔ مگر وہ بڑی سختی کے ساتھ ان پر تنقید کیا کرتا تھا۔ اتنی سخت تنقید کہ وہ مجھ سے برداشت نہیں ہوتی تھی۔ وہ کہتا ہے کہ مجھے اپنے متعلق احساس پیدا ہو گیا تھا کہ میں بڑا اچھا ادیب بن گیا ہوں۔ لیکن میں نے متواتر دیکھا کہ میرا استاد برابر جرح کرتا چلا جاتا تھا۔ میں نے یہ خیال کر کے کہ یہ جرح نامناسب ہے اور تعصب پر مبنی ہے۔ ایک دفعہ شرارت کر کے پرانی کاپیوں سے کچھ کاغذ اکھیڑے اور ان کی جلد بنائی۔ اور خوشخط لکھ کر کسی سے چند نظمیں ان پر نقل کرالیں۔ اور اپنے استاد کے پاس لے گیا۔ میں نے کہا مجھے اپنے والد صاحب کی لائبریری میں سے پرانے شاعروں کے کلام کے یہ اجزا ملے ہیں۔ انہوں نے وہ نظمیں پڑھنی شروع ہی کی تھیں کہ بے تحاشہ تعریف کرنی شروع کر دی۔ کہ یہ بڑا اعلیٰ درجہ کا کلام ہے۔ اس نے بہت ہی عمدہ کہا ہے۔ وہ کہتا ہے جب میں نے یہ تعریفیں سنیں تو کہا استاد جی بس رہنے دیجئے۔ میں نے دیکھ لیا ہے۔ کہ آپ بلاوجہ مجھ پر تنقید کرتے رہے ہیں۔ یہ

میرے ہی شعر تھے

جو میں پرانے کاغذوں پر لکھ کر لے آیا ہوں۔ اور میں نے آپ ہی آزمانے کے لئے یہ کہہ دیا تھا کہ یہ پرانی نظمیں ہیں۔ وہ لکھتا ہے کہ جب میں نے یہ بات کہی تو میرے استاد کا چہرہ افسردہ ہو گیا۔ اور اس نے کہا میں تو سمجھتا تھا کہ میں اپنے پیچھے ایک ایسا شاگرد چھوڑ جاؤں گا۔ جس کا فارسی زبان میں کوئی مقابلہ نہیں کر سکے گا مگر آج جو تم نے یہ جرأت کی ہے۔ تو اس کی وجہ سے اب تمہاری تمام ترقی ختم ہو گئی ہے۔ میں دشمنی کی وجہ سے تم پر تنقید نہیں کیا کرتا تھا۔ بلکہ اس لئے تنقید کرتا تھا کہ تا تم زیادہ سے زیادہ کوشش کرو۔ اور تمہارے مخفی جوہر زیادہ سے زیادہ ظاہر ہوں۔ اگر میں کہہ دیتا کہ تم اچھے شاعر بن گئے ہو۔ تو تم مزید محنت نہ کرتے۔ یہ جرح ہی کا نتیجہ ہے کہ تم نے خوب زور لگایا۔ اور محنت سے کام لیا۔ اور اب صاحبِ کمال بن گئے ہو۔ لیکن اب تمہاری ترقی ختم ہو گئی ہے۔ وہ لکھتا ہے کہ واقعہ یہی ہے کہ میں نے پھر اس سے زیادہ ترقی نہیں کی۔ پس تنقید کئی وجوہ سے ہوتی ہے کبھی کام کرنے والے کی تعریف کی جاتی ہے کہ کم حوصلہ انسان سست نہ ہو جائے اور ہمت نہ ہار بیٹھے اور کبھی سخت تنقید کی جاتی ہے تا باحوصلہ آدمی زیادہ سے زیادہ اپنے دماغ پر زور ڈال کر اپنے مخفی جوہر کو باہر نکالنے کی کوشش کرے یہ کام بہت ہی مشکل ہے۔

فطرت کا سمجھنا بہت مشکل

ہوتا ہے۔ جیسے اس استاد نے غلطی کی اور اتنی سخت تنقید کی۔ کہ جس سے شاگرد دلیر ہو گیا۔ اور آخر اس نے دھوکا دیا۔ جس کی وجہ سے وہ آئندہ ترقی حاصل نہ کر سکا۔ پس کبھی ایسا ہوتا ہے کہ انسان غلط اندازہ لگاتا ہے۔ اور سمجھتا ہے کہ فلاں آدمی بہت بلند حوصلہ ہے اس پر جتنی بھی تنقید کی جائے گی۔ اتنی ہی وہ محنت کرے گا۔ اور اس کے مخفی جوہر ظاہر ہوں گے لیکن اس کا نتیجہ الٹ نکلتا ہے۔ وہ کم حوصلہ اور کم ہمت ہوتا ہے۔ اور اس تنقید کی وجہ سے وہ مایوس ہو جاتا ہے۔ اور آئندہ ترقیوں سے محروم ہو جاتا ہے۔ پھر بعض دفعہ ایسا ہوتا ہے۔ کہ انسان سمجھتا ہے۔ یہ کم حوصلہ اور کم ہمت ہے اس کی ہمت و حوصلہ بڑھانے کے لئے وہ اس کی تعریف کر دیتا ہے۔ لیکن وہ کم حوصلہ نہیں ہوتا۔ اگر وہ اس پر تنقید کرتا تو اس کے مخفی جوہر ظاہر ہوتے۔ لیکن استاد نے اس کا اندازہ غلط لگایا۔ اور کم حوصلہ سمجھ کر تعریف کر دی۔ اس تعریف کی وجہ سے وہ محنت اور مزید جدوجہد نہیں کرتا۔ اس لئے وہ اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہوتا اور ان اعلیٰ ترقیات سے محروم ہو جاتا ہے جن کا حصول اس کے لئے ممکن تھا۔ مگر ان خطرات کے درمیان بہرحال

ایک تیسرا رستہ بھی ہے

اور وہ یہ کہ انسان اچھے کام کی تعریف کرے اور برے کی مذمت کرے۔ بعض غلطیاں ایسی ہوتی ہیں کہ وہ تھوڑی سی کوشش سے درست ہو جاتی ہیں اور اگر انہیں نظر انداز کیا جائے تو قومی ترقی رک جاتی ہے۔ کوئٹہ میں میں پہلی دفعہ آیا ہوں۔ اگرچہ یہاں کے خدام میں سے بعض نے قادیان میں تعلیم پائی ہے۔ اور بعض کے ماں باپ بھی وہاں رہتے تھے۔ مگر پھر بھی ان کے کاموں پر مجھے تنقید کا اس طرح موقعہ نہیں ملا۔ جیسے آج ملا ہے۔

میں جب سے یہاں آیا ہوں میں محسوس کرتا ہوں کہ یہاں کے خدام علمی حصے کی طرف بہت کم توجہ کرتے ہیں۔ مثلاً جس خادم نے تلاوت کی ہے۔ اس نے اس امر کو ملحوظ نہیں رکھا کہ

قرآن مجید صحیح طور پر پڑھا جائے

اگر وہ تھوڑی سی بھی اس امر کی کوشش کرتے تو بڑی آسانی کے ساتھ صحیح طور پر تلاوت کر سکتے تھے۔ میں نے دیکھا کہ انہوں نے بالعموم الف کو فتح کے ساتھ ادا کیا ہے۔ ان کی تلاوت میں ۵۰ یا ۶۰ فیصدی الف تھے جو انہوں نے فتح کے ساتھ ادا کئے ہیں۔ حالانکہ الف اور فتح الگ الگ چیزیں ہیں اور ان دونوں میں بہت فرق ہے۔ اسی طرح انہوں نے [illegible] کو بالعموم گرا دیا ہے۔ یعنی جہاں دو الف تھے وہاں انہوں نے ایک ہی الف پڑھا ہے۔ اسی طرح اور باتیں بھی تھیں جن کی وجہ سے تلاوت ناقص ہو گئی۔

میں اس بات کا قائل نہیں کہ کوئی شخص اس بات میں لگا رہے کہ قاری کی طرح وہ قرأت کر سکے۔ لیکن جو کام آسانی کے ساتھ کیا جا سکتا ہے اسے کیوں چھوڑا جائے۔ یہ کوشش کرنا کہ ہم اسے قاری کی طرح ہی ادا کریں درست نہیں۔ کیونکہ اس کی طاقت ہمیں خدا نے نہیں بخشی۔ میری مرحومہ بیوی ام طاہر بیان کیا کرتی تھیں کہ ان کے والد صاحب کو قرآن مجید پڑھنے پڑھانے کا بڑا شوق تھا۔ انہوں نے اپنے لڑکوں کو قرآن پڑھانے کے لئے استاد رکھے ہوئے تھے

اور لڑکی کو بھی قرآن پڑھنے کے لئے اس کے سپرد کیا ہوا تھا۔ ام طاہرؓ بتایا کرتی تھیں کہ وہ استاد بہت مارا کرتے تھے اور ہماری انگلیوں میں شاخیں ڈال ڈال کر ان کو دباتے تھے مارتے تھے پیٹتے تھے اس لئے کہ ہم ٹھیک طور پر تلفظ کیوں ادا نہیں کرتے۔ ہم پنجابی لوگوں کا لہجہ ... ایسا ہے کہ ہم عربوں کی طرح عربی کے الفا... ادا نہیں کرسکتے۔ لاہور میں ایک میاں چٹو رہا کرتے تھے وہ بعد میں چکڑالوی ہوگئے ان کے پاس ایک عرب آیا اور وہ اس کو لیکر قادیان پہنچے ان دنوں

صاحبزادہ عبداللطیف صاحب شہید

جو علاقہ خوست کے ایک بہت بڑے بزرگ تھے یہاں تک کہ امیر امان اللہ خاں کے دادا حبیب اللہ خاں کی رسم تاجپوشی بھی انہی سے ادا کرائی گئی تھی وہ بھی قادیان آئے ہوئے تھے۔ وہ مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے اور باتیں ہورہی تھیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دو تین دفعہ حق کا استعمال کیا۔ آپ کا لہجہ اگرچہ درست تھا لیکن لکھنؤ کے آدمی جیسے اسے ادا کرتے ہیں آپ ویسے ادا نہیں کرسکتے تھے دو چار دفعہ آپ نے یہ لفظ استعمال کیا تو وہ عرب جو کئی سال سے لکھنؤ میں رہتا تھا اور اردو بولتا تھا اس نے کہا آپ کو کس نے مسیح موعود بنایا ہے۔ آپ کو تو حق بھی صحیح طور پر ادا کرنا نہیں آتا۔ صاحبزادہ صاحب بڑے عالم تھے اور آپ کو معلوم تھا کہ اس کی کیا حقیقت ہے وہ غصہ میں آگئے اور اسے مارنے کے لئے اپنا ہاتھ اٹھایا مولوی عبدالکریم صاحبؓ نے دیکھ لیا۔ آپ نے اسے چھڑانے کی کوشش کی۔ آپ چونکہ پٹھان تھے اور طاقتور تھے اور مولوی عبدالکریم صاحبؓ اکیلے اس میں کامیاب نہیں ہوسکتے تھے اس لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان کا دوسرا ہاتھ پکڑ لیا۔ کیونکہ آپکا خیال تھا کہ آپ اسے مار بیٹھیں گے۔ اب دیکھو اس عرب نے یہ کیسی لغو حرکت کی۔

ہر ملک کا الگ الگ لہجہ ہوتا ہے

عرب خود کہتے ہیں کہ ہم ناطقین بالضاد ہیں ہندوستانی اسے ادا نہیں کرسکتے ہندوستان میں ضاد کو قریب ترین ادا کرنے والوں میں سے ایک میں ہوں۔ لیکن میں بھی یہ نہیں کہتا کہ میں اسے بالکل صحیح ادا کرتا ہوں۔ قریب ترین ہی ادا کرتا ہوں۔ ہندوستانی لوگ اسے دواد یا ضاد پڑھتے ہیں لیکن اسکے مخارج اور ہیں پس جب خود عرب کہتا ہے کہ ہم ناطقین بالضاد ہیں۔ اور کوئی ... صحیح طور پر ادا نہیں کرسکتا تو پھر اعتراض کی بات ہی کیا ہوتی جرمن لوگوں کو لے لو وہ گڈ اور گاڈ کے لفظوں کو ادا نہیں کرسکتے۔ وہ یا گڈ کہیں گے یا گوڈ کہیں گے۔ پس میں یہ تو نہیں کہتا کہ ہم ان الفاظ کو ادا کرنے کا اہتمام کریں جن کے ادا کرنے کے ہم قابل نہیں یہ تو محض وقت کا ضیاع ہے لیکن الف ادا کرنا ہماری طاقت سے باہر نہیں۔ مد کو ادا کرنا ہماری طاقت سے باہر نہیں۔

اگر صحیح طور پر کوشش کی جائے

تو قرآن کو ہم اپنے لہجہ کے لحاظ سے اچھی طرح ادا کرسکتے ہیں خصوصاً جبکہ گلہ اچھا ہو۔ پھر تلاوت کے بعد جو نظم پڑھی گئی ہے وہ بھی اسی دستور کے مطابق کہ عموماً پہلے چند اشعار ٹھیک پڑھے جاتے ہیں اور پھر غلطیاں شروع ہوجاتی ہیں۔ اسی طرح انہوں نے بھی سات آٹھ اشعار تو ٹھیک پڑھے اور اس کے بعد غلطیاں شروع کردیں جب جلسہ میں کوئی شخص تلاوت کرتا ہے یا نظم کے لئے کھڑا ہوتا ہے تو اس چھوٹی سی عبارت کا مجلس میں پڑھ لینا کوئی مشکل امر نہیں ہوتا اور اگر وہ خود اسے صحیح طور پر ادا نہیں کرسکتا تو کسی واقف زبان سے اسے درست کروالینا اس کے لئے کوئی مشکل نہیں ہوتا۔ یہ قدرتی بات ہے کہ ایسی صورت میں سننے والے بجائے فائدہ اٹھانے کے لفظی غلطیوں کے پیچھے لگ جاتے ہیں اور اس طرح فائدہ سے محروم ہوجاتے ہیں اس لئے میں نصیحت کرتا ہوں کہ خدام صحیح طور پر قرآن کریم پڑھنا سیکھیں اور اردو کی عبارتوں کو بھی صحیح ادا کرنے کی کوشش کیا کریں۔

ایڈریس میں جن کاموں کی طرف اشارہ کیا گیا ہے میں ان سے خوش ہوں کہ انہوں نے ان کاموں کے کرنے کی کوشش کی ہے لیکن میں

ان کی توجہ اس طرف پھیرنا چاہتا ہوں

کہ جس کام کے لئے ہم کھڑے ہوئے ہیں وہ اتنا عظیم الشان ہے کہ اس کے لئے یہ کوششیں کافی نہیں ہوسکتیں۔ مخالف ہمارے مقصد کو نہیں سمجھتا تو وہ معذور ہے اگر وہ ضد یا ناواقفیت کی وجہ سے ہماری مخالفت کرتا ہے تو کوئی اعتراض کی بات نہیں وہ تو اس پر غور کرنا ہی نہیں چاہتا یا اگر غور کرتا ہے تو تعصب کی وجہ سے وہ صحیح نتیجہ پر نہیں پہنچ سکتا۔ لیکن اگر ہم بھی اپنے مقصد کو نہ سمجھیں اور ہمارا بھی رویہ ایسا ہی ہو کہ ہم اپنے مقصد کو سمجھنے کی کوشش نہ کریں۔ تو ہم پر یقیناً افسوس ہوگا۔ ہمارا دعویٰ ہے اور ہم یقین رکھتے ہیں کہ ہمارا دعویٰ سچا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسلام کی نازک حالت کو دیکھ کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھیجا اور اس کا مقصد یہ ہے کہ آپ کی جماعت کے ذریعہ وہ

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی حکومت کو

پھر سے دنیا میں قائم کردے۔ یہ مقصد ہے جس کے لئے ہمیں کھڑا کیا گیا ہے اور جس کی خدا تعالیٰ ہم سے امید کرتا ہے اور یہ معمولی چیز نہیں۔ ایک انسان کے لئے ایک انسان کی اصلاح بھی ناممکن ہے مگر ہم نے تمام دنیا کی اصلاح کرنی ہے۔ اسلام کے ماننے والوں میں سے کتنے ہیں جو خوشی سے ان احکام کو مانتے ہیں اور ان پر عمل کرنے کے لئے تیار ہیں۔ پھر جو منہ سے کہتے ہیں کہ ہم اسلام کے احکام پر عمل کرنے کے لئے تیار ہیں ان میں سے کتنے ہیں جو واقعہ میں عمل کرنے کے لئے تیار ہیں اور پھر جو عمل کرنے کی کوشش بھی کرتے ہیں ان میں سے کتنے ہیں جو ان پر عمل کرکے صحیح طور پر کامیاب ہوئے ہیں۔ پہلا سوال تو یہ ہے کہ وہ اسلام کے معنے ہی نہیں سمجھتے۔ ہر آدمی ایسی چیزوں اور عقائد کو جو رسم و رواج میں داخل ہیں الگ کرلیتا ہے۔ اور کہتا ہے ان کو الگ کرلو باقی جو کچھ ہے وہ اسلام ہے کچھ عورتیں پردہ کی قائل نہیں ہیں وہ اس کو الگ کرلیتی ہیں اور کہتی ہیں بھلا اللہ تعالیٰ کو چھوٹے چھوٹے امور میں دخل دینے کی کیا ضرورت ہے۔ پردہ کو الگ کردو۔ باقی جو کچھ ہے وہ اسلام ہے۔ ہمارے نوجوان جن کیلئے داڑھی رکھنا مشکل ہے وہ کہدیتے ہیں یہ تو کوئی خاص اہمیت نہیں رکھتی۔ باقی جو کچھ ہے وہ اسلام ہے۔ سود لینے والا کہدیتا ہے کہ بنکنگ تو نہایت ضروری چیز ہے۔ اس لئے سود کو چھوڑ دو۔ باقی جو کچھ ہے اسلام ہے۔ غرض جس حکم کو وہ نہیں مانتا اس کے نزدیک وہ اسلام نہیں۔ باقی امور اسلام میں داخل ہیں۔ تو پھر باقی کیا رہ جاتا ہے۔ سود بھی اسلام میں داخل نہیں نمازیں بھی اسلام میں داخل نہیں۔ داڑھیاں رکھنا بھی اسلام میں داخل نہیں تو پھر کچھ بھی اسلام میں داخل نہیں۔

مثل مشہور ہے

کہ کوئی بزدل آدمی تھا۔ اسے وہم ہوگیا تھا کہ وہ بہت بہادر ہے وہ گودنے والے کے پاس گیا۔ پرانے زمانہ میں یہ رواج تھا کہ پہلوان اور بہادر لوگ اپنے بازو پر اپنے کیریکٹر اور اخلاق کے مطابق نشان کھدوا لیتے تھے۔ یہ بھی گودنے والے کے پاس گیا۔ گودنے والے نے پوچھا تم کیا گدوانا چاہتے ہو۔ اس نے کہا میں شیر گدوانا چاہتا ہوں۔ جب وہ شیر گودنے لگا تو اس نے سوئی چبھوئی۔ سوئی چبھونے سے درد تو ہونا ہی تھا وہ دلیر تو تھا نہیں۔ اس نے کہا یہ کیا کرنے لگے ہو گودنے والے نے کہا شیر گودنے لگا ہوں۔ اس نے پوچھا شیر کا کونسا حصہ گودنے لگے ہو اس نے کہا دم گودنے لگا ہوں۔ اس آدمی نے کہا شیر کی دم اگر کٹ جائے تو کیا وہ شیر نہیں رہتا۔ گودنے والے نے کہا ... رہتا ہے کہنے لگا۔ اچھا دم چھوڑ دو۔ اور دوسرا کام کرو۔ اس نے پھر سوئی ماری تو وہ بول اٹھا اب کیا کرنے لگے ہو اس نے کہا۔ اب دایاں بازو گودنے لگا ہوں۔ اس آدمی نے کہا اگر شیر کا لڑائی یا مقابلہ کرتے ہوئے دایاں ہاتھ کٹ جائے تو کیا وہ شیر نہیں رہتا۔ اس نے کہا شیر تو رہتا ہے کہنے لگا پھر اسکو چھوڑ دو اور آگے چلو۔ اسی طرح وہ بایاں بازو گودنے لگا تو کہا اسے بھی رہنے دو۔ کیا اس کے بغیر شیر نہیں رہتا۔ پھر ٹانگ گودنی چاہی تب بھی اس نے یہی کہا۔ آخر وہ بیٹھ گیا۔ اس آدمی نے پوچھا کام کیوں نہیں کرتے گودنے والے نے کہا اب کچھ نہیں رہ گیا یہی آج کل اسلام کے ساتھ سلوک کیا جاتا ہے لوگ اپنی مطلب کی چیزیں الگ کرلیتے ہیں اور کہدیتے ہیں کہ باقی جو کچھ ہے وہ اسلام ہے۔

ہمارے ناناجان فرمایا کرتے تھے

کہ چھوٹی عمر میں میری طبیعت بہت چلبلی تھی۔ آپ میر درد کے نواسے تھے اور دہلی کے رہنے والے تھے۔ وہاں آم بھی ہوتے ہیں۔ آپ فرمایا کرتے تھے جب والدہ والد صاحب اور بہن بھائی صبح کے وقت آم چوسنے لگتے تو میں جو آم میٹھا ہوتا اس کو کھٹا کھٹا کہہ کر الگ رکھ لیتا اور باقی آم ان کے ساتھ مل کر کھا لیتا۔ جب آم ختم ہوجاتے تو میں کہتا میرا تو پیٹ نہیں بھرا۔ اچھا میں یہ کھٹے آم ہی کھا لیتا ہوں۔ اور سارے آم کھا جاتا۔ ایک دن میرے بڑے بھائی جو بعد میں میر درد کے گدی نشین ہوئے انہوں نے کہا میرا بھی پیٹ نہیں بھرا میں بھی آج کھٹے آم چوس لیتا ہوں فرماتے تھے میں نے بہترا زور لگایا مگر وہ باز نہ آئے آخر انہوں نے آم چوسے اور کہا یہ آم تو بڑے میٹھے ہیں تم یونہی کہتے تھے کہ کھٹے ہیں جس طرح وہ آم چوستے وقت میٹھے آم الگ کرلیتے تھے اور باقی دوسروں کے ساتھ مل کر چوس لیتے تھے اور بعد میں کھٹے کھٹے کہکر وہ بھی چوس لیتے تھے یہی حال آج کل کے مسلمانوں کا ہے وہ لوگ جو کہتے ہیں کہ شریعت اسلامیہ کو نافذ کیا جائے ان کا اگر یہ حال ہو تو ان لوگوں کا کیا حال ہوگا جو اسلام کو جانتے ہی نہیں۔ وہ تو چھیچھڑیاں اور بوٹی کچھ بھی نہیں چھوڑیں گے

یہی وجہ ہے

کہ عیسائیوں نے یہ کچھ لکھ کر کتابیں سیاہ کرڈالی ہیں کہ اسلام کی تعلیم پر عمل نہیں کیا جاسکتا۔ وہ کہتے ہیں کہ یہ کیا مصیبت ہے کہ انسان پورا ایک مہینہ روزے رکھتا جائے اگر معدہ خراب ہوجائے تب تو ہو کہ ایک آدھ دن کا روزہ رکھ لیا۔

مگر متواتر ایک مہینہ روزہ رکھتے جانا کونسی عقل کی بات ہے۔ پھر یہ کام کا زمانہ ہے رات اور دن کام کرنا ہوتا ہے۔ اور دن میں کئی شفٹیں ہوتی ہیں۔ اور روزانہ پانچ پانچ نمازوں کا پڑھنا اور پھر امام کے انتظار میں بیٹھے رہنا کونسی عقل کی بات ہے۔ بھلا اس طرح انڈسٹری کیسے چل سکتی ہے۔ یہ زمانہ تجارت کا ہے بینکنگ کے علاوہ دوسرے ملکوں سے ہم ضروری اشیاء کیسے حاصل کر سکتے ہیں۔ تم کہتے ہو بینکنگ اڑا دو۔ اس طرح تو ملک تباہ ہو جائے گا۔ پھر تجارت کیسے کی جائے گی۔ اس طرح تم کہتے ہو انشورنس کو اڑا دو۔ انسان جتنا کماتا ہے۔ کھا جاتا ہے۔ اگر اس کو اڑا دیا جائے تو مرنے والا تو مر گیا۔ یتیم بچوں کے لئے کچھ نہیں رہے گا۔ اور اس طرح

قوم پر ایک غیر معمولی بار

پڑ جائے گا پھر عورتوں کی مدد کے بغیر مرد کام نہیں کر سکتا۔ عورتیں مرد کے دوش بدوش چلتی ہیں۔ اور وہ ان کی عزت کا خیال کر کے اُن کے اکرام کے طور پر بڑی سے بڑی قربانی کر لیتا ہے۔ اگر عورتوں کو پردہ میں بٹھا دیا جائے۔ تو پھر دنیا کا کام کیسے چلے گا۔ یہ صفائی کا زمانہ ہے صحت ٹھیک ہونی چاہیئے تم کہتے ہو

ڈاڑھیاں رکھو

اس سے تو جوئیں پڑ جائیں گی اور میل بڑھ جائے گی۔ یہ بھی کوئی انسانیت ہے۔ جرمن والے تو ٹنڈ ہی کروا لیتے ہیں۔ خوش قسمتی سے ہم پر انگریز حاکم تھے جس کے نتیجہ میں سروں کے بال محفوظ رہ گئے بلکہ بودے نکل آئے۔ اگر جرمن حاکم ہوتے۔ تو وہ سر کے بال بھی اڑا دیتے غرض تمام اسلامی احکام جو اسلام پیش کرتا ہے۔ اُن پر وہ اعتراض کرتے ہیں۔ مثلاً ایک سے زیادہ شادیاں کرنے پر وہ ہنستے ہیں۔

یہ بھی کوئی انصاف کی بات ہے

مرد کو اگر زیادہ شادیاں کرنے کا حق ہے تو عورت کو کیوں نہیں۔ اسی طرح پہلے تو طلاق بھی بُری سمجھی جاتی تھی۔ لیکن آج کل اسے بُرا نہیں سمجھا جاتا بلکہ ٹائمز آف لنڈن میں ایک دفعہ میں نے ایک واقعہ پڑھا کہ امریکہ میں ایک عورت تھی۔ جب وہ فوت ہوئی تو وہ ۱۷ خاوند کر چکی تھی۔ جن میں سے بارہ خاوند اس کے جنازے پر موجود تھے پھر طلاق کی وجوہات بھی وہاں بہت معمولی ہوتی ہیں۔ ایک عورت نے لکھا کہ میں نے اپنے خاوند سے اسلئے طلاق لی کہ میں نے ایک ناول لکھا۔ اور خاوند سے کہا کہ اس کو شائع کرنے کی اجازت دو۔ اس نے کہا میں اس کی اجازت نہیں دے سکتا۔ میں نے جج سے کہا میں ادبی عورت ہوں۔ اور میرے کام میں میرا خاوند روک بنتا ہے۔ اس لئے میں طلاق لینا چاہتی ہوں۔ جج نے کہا ٹھیک ہے۔ اس طرح تو ملک کا ادب خراب ہو جائیگا۔ غرض ساری باتیں ایسی ہی مضحکہ خیز نہیں مگر ایک زمانہ ایسا گذرا ہے کہ طلاق پر بڑا اعتراض کیا جاتا تھا۔ اور طلاق کے بعد شادی کو فحش خیال کیا جاتا تھا۔ مگر اب وہی مسئلہ ہے۔ جس پر

دوسری قومیں بھی عمل کر رہی ہیں

بلکہ اس میں حد سے گذر گئی ہیں۔ پھر قریب کی شادیاں ہیں۔ عیسائی اور ہندو بھی اس پر اعتراض کرتے تھے۔ مگر اب مسودے تیار ہو رہے ہیں۔ کہ اس کی اجازت ہونی چاہیئے اسلام میں کوئی ایک حکم نہیں۔ غرض اب غیر قومیں بھی اسلامی احکام کی فضیلت کو تسلیم کر رہی ہیں لیکن اسلام میں کوئی ایک حکم نہیں بلکہ ہزاروں احکام ہیں جن پر عمل کرنا ضروری ہے بھلا وہ لوگ جو ہر وقت سوٹ پہننے کے دلدادہ ہیں۔ آجکل حج کیسے کر سکتے ہیں جہاں ان سلے کپڑے پہننے پڑتے ہیں۔ ان کو یہ لوگ کیسے برداشت کر سکتے ہیں یہ تو کہیں گے کہ نعوذ باللہ یہ کیا بدتمیزی کی بات ہے۔ غرض یہ ساری باتیں ایسی ہیں کہ ان کو مسلمانوں میں بھی رائج کرنا مشکل ہے۔ کجا یہ کہ ان کو یوروپین ممالک میں رائج کیا جائے۔ وہ تو چھوٹی سے چھوٹی باتوں پر بھی اعتراض کر دیتے ہیں۔ ہمارے مبلغ جب امریکہ میں گئے تو وہ وہاں دیسی لباس پہنا کرتے تھے۔ ایک دن دو عورتیں آئیں۔ اور انہوں نے کہا ہم اسلام کے متعلق باتیں سننے آئی ہیں۔ ہمارے مبلغ سلوار پہنے باہر آ گئے وہ کمرے میں داخل ہی ہوئے تھے۔ کہ وہ عورتیں شور مچا کر بھاگ گئیں۔ کہ ہمارے سامنے یہ شخص ننگا آ گیا ہے۔

ہماری ہتک ہے

مبلغ نے کہا میں کیسے ننگا ہوں۔ میں نے تو سلوار پہنی ہوئی ہے۔ لیکن ان کے نزدیک یہ نائٹ ڈریس تھا۔ اور رات کو ہی پہنا جاتا تھا۔ اور ان کے نزدیک نائٹ ڈریس میں آدمی ننگا ہوتا ہے۔ غرض بہت شور ہوا۔ محلہ والے انہیں مارنے کو دوڑے۔ اتنے میں کوئی پادری آ گئے اور انہوں نے کہا یہ تو ان کے ملک کا لباس ہے۔ ان کے نزدیک ایسے شخص کو ننگا نہیں کہتے۔ میں جب انگلینڈ گیا تو میں نے چند گرم پاجامے سلوائے تھے مگر وہاں جا کر میں نے فیصلہ کیا کہ میں سلوار ہی پہنوں گا۔ میں ان کا لباس کیوں پہنوں۔ ہمارے جو وہاں مبلغ تھے وہ بار بار کہتے تھے کہ لوگ ہمارے متعلق کیا کہتے ہوں گے مگر میں نے کہا۔ جب ہمارے ملک میں انگریز جاتا ہے تو کیا وہ سلوار پہنتا ہے۔ اگر وہ سلوار نہیں پہنتا۔ تو میں پتلون کیوں پہنوں۔ وہ کہتے تھے عورتیں آتی ہیں تو وہ بُرا مناتی ہیں کیونکہ اس لباس میں وہ آدمی کو ننگا سمجھتی ہیں۔ میں نے کہا۔ میں تو کپڑے پہنے ہوئے ہوں اور مجھے کپڑے نظر آ رہے ہیں۔ ایک دن سر ڈینی سن راس آئے جو لنڈن میں

ایک کالج کے پرنسپل تھے

ان کے ساتھ دو اور بھی پروفیسر تھے میں نے کہا۔ سر ڈینی سن راس میں آپ سے ایک بات پوچھنا چاہتا ہوں اگر آپ بے تکلفی سے بتائیں انہوں نے کہا پوچھ لیجئے۔ میں نے کہا جو لباس میں پہنے ہوا ہوں۔ کیا آپ اور آپ کے دوست اسے بُرا تو نہیں مناتے۔ انہوں نے کہا۔ سچ پوچھیں تو ہم بُرا مناتے ہیں۔ میں نے کہا آپ جب ہندوستان گئے تھے تو کیا آپ نے سلوار پہنی تھی۔ اور اگر نہیں پہنی تھی تو کیا اس کا یہ مطلب نہیں کہ انگریز خود تو دوسروں کا لباس نہیں پہنتے۔ مگر یہ حق رکھتے ہیں کہ دوسروں کو اپنا لباس پہننے پر مجبور کریں۔ کہنے لگے۔ یہ بات ان لاجیکل تو ہے۔ لیکن ہم بُرا ضرور مناتے ہیں۔ پھر میں نے کہا۔ میں ایک اور سوال پوچھنا چاہتا ہوں کہ آپ بُرا تو مناتے ہیں۔ مگر آپ کس کے کیریکٹر کو مضبوط سمجھتے ہیں۔ آیا ایسے کیریکٹر کو جو آپ کی رو میں بہہ جائے۔ یا جو اپنے طریق پر قائم رہے۔ کیونکہ جو اپنے طریق پر قائم ہے وہی بہادر ہے۔ کہنے لگے جو اپنے طریق پر قائم ہے وہی بہادر ہے میں نے کہا بس مجھے اسی تعریف کی ضرورت ہے۔ دوسری کسی بات کی میں پرواہ نہیں کرتا۔ غرض ہم اسلام کی باتوں کو دوسروں سے نہیں منوا سکتے۔ جب تک ہم اُن پر عمل کرنے میں رات دن ایک نہ کر دیں۔ اور دعائیں کر کے ہمارے ناک نہ رگڑے جائیں اور اپنی کوششوں کو بڑھا نہ دیں۔ جب تک ہم دوسروں کی باتوں کو برداشت نہیں کر سکتے اور اپنے اندر ایک قسم کی دیوانگی پیدا نہیں کر لیتے اس وقت تک

ہم کوئی عظیم الشان تغیر پیدا نہیں کر سکتے

آج تک کوئی بھی بڑا کام نہیں ہوا۔ جس کے کرنے والے کو لوگوں نے پاگل نہ کہا ہو۔ جب محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے دعوےٰ کیا اور ایک بڑے مقصد کو لیکر دنیا کے سامنے کھڑے ہو گئے۔ تو کیا کوئی یہ خیال بھی کر سکتا تھا کہ آپ اپنے مقصد میں کامیاب ہو جائیں گے۔ دنیا کے سب لوگ کہتے تھے کہ یہ کام نہیں ہو سکتا یہ تو عقل کے خلاف ہے۔ بھلا اتنا بڑا انقلاب دنیا میں کیسے پیدا ہو سکتا ہے ان کے نزدیک آپ نے قوم کی تمام رسوم کو چھوڑ کر ایک نیا طریق اختیار کر لیا تھا۔ اُن کے اندر یہ احساس تھا کہ یہ کام نہیں ہو سکتا۔ اس لئے وہ آپ کو پاگل کہتے تھے۔ لیکن آپ صرف منہ سے ہی نہیں کہتے تھے بلکہ جو کہتے تھے اسکے لئے پوری جدوجہد بھی کرتے تھے۔ جب اُن کے کہنے کے بعد بھی آپ رات اور دن جدوجہد میں لگے رہے تو وہ کہتے یہ شخص پکا پاگل ہے۔ مگر آپ برابر اسکے لئے اپنی زندگی کو لگاتے چلے گئے۔ کیونکہ آپ کو یہ یقین تھا کہ یہ کام آپ کر کے چھوڑیں گے اور اس میں ضرور کامیاب ہوں گے۔

توحید کے مسئلہ کو لے لو

جس کو آجکل تم بڑے فخر کے ساتھ لوگوں کے سامنے پیش کرتے ہو اور تمہاری گردنیں ان کے سامنے بلند رہتی ہیں۔ تم یہ سمجھتے ہو۔ کہ یہ فطرتی مسئلہ ہے حالانکہ اس مسئلہ کو بھی وہ مجنونانہ خیال سمجھتے تھے۔ قرآن میں آتا ہے کہ اجعل الالٰهة الٰهاً واحداً۔ وہ لوگ یہ خیال بھی نہیں کر سکتے تھے۔ کہ ایک خدا ہو سکتا ہے۔ اُن کے نزدیک تو کئی خدا تھے۔ اُن کا یہ خیال تھا کہ آپ نے سارے خداؤں کو کوٹ کر ایک خدا بنا لیا ہے۔ ان کے ذہنوں میں ایک خدا کا مسئلہ آتا ہی نہیں تھا۔ بھیرہ کے ایک طبیب تھے۔ جن کا نام اللہ دین تھا۔ انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پہلی کتب کو پڑھا ہوا تھا۔ وہ آپ کے بہت معتقد تھے لیکن احمدی نہیں ہوتے تھے۔ ان کے پاس ان کا ایک مریض احمدی چلا گیا۔ اور اس نے تبلیغ شروع کر دی۔ آپ کے دعوے کا انہیں علم تھا وہ اپنے آپ کو بہت بڑا عالم سمجھتے تھے اور

حضرت خلیفہ اوّل رضؓ

جن کے علم و فضل کا ہر ایک اقرار کرتا ہے وہ ان کے متعلق کہا کرتے تھے کہ نور الدین کیا جانتا ہے۔ وہ تو صرف ابتدائی باتیں جانتا ہے۔ جب اس دوست نے انہیں تبلیغ کی۔ تو کہنے لگے میاں جانے بھی دو کیا مرزا صاحب کی کتابوں کو تم مجھ سے زیادہ سمجھتے ہو۔ میں آپ کی کتابوں کو جتنا سمجھتا ہوں تم نہیں سمجھتے۔ میں نے آپ کی کتابوں کا گہرا مطالعہ کیا ہوا ہے۔ آپ بڑے عالم ہیں کیا وہ اتنی بڑی بے وقوفی کی بات کہہ سکتے ہیں کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام فوت ہو گئے ہیں۔ قرآن میں صاف لکھا ہے۔ کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام زندہ ہیں۔ بھلا آپ جیسا عالم یہ کہہ سکتا ہے کہ وہ زندہ ہیں۔ اصل میں تم نے کتابوں کو غور سے پڑھا نہیں۔ مجھے اصل بات کا پتہ ہے

اصل بات یہ ہے

کہ جب آپ نے براہین احمدیہ لکھی۔ تو اس

میں اسلام کی صداقت کو اتنے زبردست دلائل سے ثابت کیا کہ آپ سے قبل ۱۳۰۰ سال تک کسی عالم سے ایسا نہیں ہو سکا تھا اور وہ ایسے دلائل تھے کہ ان کے سامنے عیسائی اور ہندو ٹھہر نہیں سکتے تھے۔ مگر مولویوں کی عقل ماری گئی اور بجائے خوش ہونے کے انہوں نے آپ پر کفر کے فتوے لگانے شروع کر دیئے۔ مرزا صاحب نے کہا اچھا اب میں تم سے اس کا بدلہ لیتا ہوں حضرت عیسےٰ علیہ السلام کا آسمان پر جانا سیدھی سادھی بات ہے لیکن اب میں اس کا انکار کرتا ہوں اگر تم میں ہمت ہے تو تم اس سیدھی سادھی بات کو ثابت کر کے دکھا دو۔ پس یہ تو محض ان کی عقل کا امتحان لینے کے لئے مرزا صاحب نے کیا تھا۔ اگر یہ سب مولوی آپ سے جا کر معافی مانگ لیں تو آپ اسی قرآن سے حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو زندہ ثابت کر دیں غرض جس طرح ان کے خیال میں حیات مسیح کا مسئلہ ایک ثابت شدہ مسئلہ تھا اسی طرح مکہ والوں کے نزدیک کئی خداؤں کا ہونا ایک ثابت شدہ مسئلہ تھا۔ وہ سمجھتے تھے کہ محمد رسول اللہ نے سب خداؤں کا قیمہ کر کے ایک بنا لیا ہے مگر پھر دیکھو آپ نے ان سے یہ مسئلہ منوایا یا نہیں وہ جو سمجھتے تھے کہ کئی خدا ہیں ان کا یہ حال ہو گیا

جب مکہ فتح ہوا

تو چند ایسے آدمی تھے جن کو معاف کرنا رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے مناسب نہ سمجھا۔ اور ان کے قتل کا حکم صادر کر دیا۔ ان میں سے ایک ہندہ ابوسفیان کی بیوی بھی تھی۔ یہ وہی عورت ہے جس نے حضرت حمزہؓ کا مثلہ کروایا تھا۔ آپؐ نے مناسب سمجھا کہ اسے اس ظالمانہ فعل اور خلاف انسانیت حرکت کی سزا دی جائے۔ اس وقت پردہ کا حکم نازل ہو چکا تھا۔ جب عورتیں بیعت کے لئے آئیں تو ہندہ بھی چادر اوڑھ کر ساتھ آ گئی اور اس نے بیعت کر لی۔ جب وہ اس فقرہ پر پہنچی کہ ہم شرک نہیں کریں گی۔ تو چونکہ وہ بڑی تیز طبیعت تھی اس نے کہا یا رسول اللہ ہم اب بھی شرک کریں گی۔ آپؐ اکیلے تھے اور ہم نے پوری طاقت اور قوت کے ساتھ آپ کا مقابلہ کیا۔ اگر ہمارے خدا سچے ہوتے تو آپ کیوں کامیاب ہوتے۔ وہ بالکل بیکار ثابت ہوئے اور ہم ہار گئے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہندہ ہے؟ آپ اس کی آواز کو پہچانتے تھے۔ آخر رشتہ داری تھی۔ ہندہ نے کہا یا رسول اللہ اب میں مسلمان ہو چکی ہوں اب آپ کو مجھے قتل کرنے کا اختیار نہیں۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہنس پڑے اور فرمایا ہاں اب تم پر کوئی گرفت نہیں ہو سکتی۔ غرض یہ قوم جو سمجھتی تھی کہ آپ نے سب خداؤں کو کوٹ کر ایک خدا بنا لیا ہے ان میں

اتنا تغیر پیدا ہو گیا

کہ ہندہ جیسی عورت نے کہا کہ کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ خدا ایک نہیں اسی طرح ہم سمجھتے ہیں کہ ایک زمانہ ایسا آئے گا جب تمام دنیا صداقت اسلام کی قائل ہو جائے گی۔ اب تو یہ حالت ہے کہ ایک مسلمان اپنی عملی کمزوریوں کی وجہ سے دوسروں کے سامنے شرمندہ ہو جاتا ہے، لیکن ایک دن آئے گا جبکہ یورپین اقوام بھی ان احکام کو تسلیم کریں گی الناس علی دین ملوکھم۔ لوگ بادشاہوں کے مذہب کے تابع ہوتے ہیں بے شک کچھ لوگ وہ بھی ہوتے ہیں جو نقال ہوا کرتے ہیں۔ جیسے شروع شروع میں مسلمان آئے تو ہندو بھی فارسی بولنے میں فخر محسوس کرتے تھے۔ اسی طرح جیسا کوئی فیشن ہو جائے لوگ بھی وہی اختیار کر لیتے ہیں۔ اس وقت ہندوؤں نے بھی داڑھیاں رکھ لی تھیں۔ مگر جب انگریزوں کا زمانہ آیا تو داڑھی منڈوانا شروع کر دی۔ چھوٹے کوٹ پہننے شروع کر دیئے۔

جب اسلام غالب آئیگا

تو ہر انسان اس بات میں فخر محسوس کریگا کہ وہ اسلام کی تعلیم پر عمل کرے۔ لیکن جب تک اسلام غالب نہیں آتا ہمیں بڑی بڑی قربانیاں کرنی پڑیں گی اور اپنے نفسوں کو مارنا ہوگا۔ جب تک ہم اپنے نفسوں کو مار کر موجودہ رسم و رواج کے خلاف اپنے آپ کو نہیں ابھاریں گے۔ دریا کی دھار کے خلاف تیرنے کی کوشش نہیں کریں گے ملامت کی تلوار کے نیچے۔ ہنسی اور مذاق کی تلوار کے نیچے۔ سیاسی لوگوں کے سیاسی اعتراضات کی تلوار کے نیچے مذہبی اور فلسفی لوگوں کے اعتراضات کی تلوار کے نیچے سر رکھنے کے لئے تیار نہیں ہوتے اس وقت تک اس عظیم الشان مقصد کے پورا کرنے کی ہمیں امید نہیں رکھنی چاہیئے۔ دنیا میں آج تک کوئی قوم ایسی نہیں گذری جس نے صرف میٹھی میٹھی باتوں سے دنیا کو فتح کر لیا ہو قومیں ہمیشہ مصیبتوں اور ابتلاؤں کی تلواروں کے سایہ تلے بڑھتی اور ترقی کرتی ہیں اور انہیں لوگوں کے اعتراضات برداشت کرنے پڑتے ہیں۔ پس اپنے آپ کو اس فتح کا اہل بناؤ۔ جب تک آپ لوگ خدا اور اس کے رسولؐ کے دیوانے نہیں بن جاتے۔ جب تک موجودہ فیشن اور رسم و رواج کو کچلنے کے لئے تیار نہیں ہو جاتے۔ اس وقت تک اسلامی احکام کو ایک غیر مسلم کبھی بھی قبول کرنے کے لئے تیار نہیں ہوگا انگلینڈ سے مجھے

ایک غیر مسلمہ کا خط

آیا۔ وہ احمدی تو ہو چکی ہے مگر تعلیم ابھی کم ہے۔ وہ ہمارے مبلغ کے متعلق لکھتی ہے کہ جب میں ان کے لیکچر میں جاتی ہوں تو جو کچھ وہ کہتے ہیں میں سمجھتی ہوں کہ یہ ناممکن ہے اسے کیسے قبول کیا جا سکتا ہے۔ مگر جب میں ان کے جوش اور ان کے چہرہ کی حالت دیکھتی ہوں تو مجھے یقین ہو جاتا ہے اور میرا دل تسلی پا جاتا ہے کہ آخر یہ ہو کر رہیگا غرض جب لوگ ہمارے عزم کو دیکھ کر ہمارے اندر سنجیدگی اور جوش دیکھیں گے تو وہ انہیں خود بخود ماننے پر مجبور ہو جائیں گے پس پہلے

اپنے اندر جوش اور سنجیدگی پیدا

کرنی چاہیئے پھر ہم دوسروں کی توجہ کو بھی پھیر سکیں گے۔ اور وہ سمجھ لیں گے کہ اسلام کی باتیں سچی ہیں اور وہ ان پر سچے دل سے غور کرنے کے لئے تیار ہو جائیں گے۔ اور پھر اسلام اس مقام پر پہنچ جائے گا۔ جس پر آج سے ۱۳۰۰ سال پہلے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اسے پہنچایا تھا:

مجالس انصار اللہ کی اطلاع کیلئے

سالانہ اجتماع انصار اللہ کے موقع پر ورزشی مقابلہ جات کے لئے مجالس انصار اللہ مغربی پاکستان کو مندرجہ ذیل چار حلقوں میں تقسیم کر دیا گیا ہے۔ ہر حلقہ کے لئے ایک انچارج مقرر کر دیا گیا ہے۔ انچارج صاحبان کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ ازراہ کرم اپنے اپنے حلقہ میں سے والی بال، رسہ کشی، دوڑوں، نشانہ و مسابقہ وغیرہ کے لئے ٹیمیں منتخب فرمالیں اور ان کے نام سے دفتر انصار اللہ کو اطلاع دیں۔ جزاھم اللہ۔

نام حلقہ	علاقہ	انچارج
۱۔ حلقہ جنوبی	کوئٹہ، کراچی، بہاول پور، ملتان، مظفر گڑھ وغیرہ	محترم چوہدری عبدالحق صاحب ورک کراچی
۲۔ حلقہ مشرقی	سیالکوٹ۔ لاہور۔ گوجرانوالہ۔ منٹگمری۔ گجرات۔ شیخوپورہ۔	مکرم خواجہ محمد امین صاحب سمبڑیال
۳۔ حلقہ غربی	جہلم۔ راولپنڈی۔ پشاور۔ ڈیرہ غازی خاں۔ ڈیرہ اسمٰعیل خاں۔ کیمل پور۔ میانوالی۔	مکرم ڈاکٹر عبدالرؤف صاحب کیمل پور
۴۔ حلقہ مرکزی	سرگودھا۔ جھنگ۔ لائلپور اور مرکزی مجالس۔	مکرم مولوی قمر الدین صاحب۔ ربوہ

(منتظم ورزشی مقابلہ جات۔ اجتماع انصار اللہ مرکزیہ)

درخواست دعا

سیرالیون کی جماعت کے ایک نہایت مخلص نوجوان مسٹر وانڈی کالون اپنے چیفڈم کے پیرامونٹ چیف چننے کے لئے ایکشن میں بطور امیدوار کھڑے ہو رہے ہیں اور انہوں نے احباب جماعت سے خاص طور پر درخواست کی ہے کہ وہ ان کی کامیابی کے لئے دعا فرمائیں یہ نوجوان جماعتی کاموں میں بڑے مستعد ہیں اور سلسلہ سے بہت اخلاص رکھتے ہیں۔ احباب ان کی کامیابی کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔ (وکیل التبشیر ربوہ)

مبلغ سیرالیون کا ایڈریس

مکرمی عبدالقدیر صاحب شاہد مبلغ کبالہ (سیرالیون) کا ایڈریس مندرجہ ذیل ہے۔

Abdul Qadeer Shahid

P.O. Box 20, KABALA Sierra Leone (W. Africa)

(وکیل التبشیر ربوہ)

نماز کے بعد تسبیح پر سبحان اللہ، اللہ اکبر پڑھنے کا طریق

حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بمقام گورداسپور احاطہ کچہری میں ایک صاحب نے پوچھا کہ نماز کے بعد تسبیح لیکر ۳۳ بار اللہ اکبر جو پڑھا جاتا ہے۔ آپ اس کے متعلق کیا فرماتے ہیں۔ فرمایا:۔

"آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ عظیم احسان ہوا کرتا تھا اور اسی حفظ مراتب نہ کرنے کی وجہ سے بعض لوگوں کو مشکلات پیش آئی ہیں اور انہوں نے اعتراض کر دیا کہ فلاں دو احادیث میں باہم اختلاف ہے۔ حالانکہ اختلاف نہیں ہوتا۔ بلکہ وہ تعلیم بلحاظ محل اور موقع کے ہوتی ہے مثلاً ایک شخص آنحضرت صلعم کے پاس آیا اور اس نے پوچھا کہ نیکی کیا ہے۔ آنحضرت صلعم کو معلوم تھا کہ اس میں یہ کمزوری ہے کہ ماں باپ کی خدمت نہیں کرتا۔ آپ نے فرمایا کہ نیکی یہ ہے کہ تو ماں باپ کی خدمت کر۔ اب کوئی خوش فہم اس سے یہ نتیجہ نکالے کہ بس اور تمام نیکیوں کو ترک کر دیا جائے یہی نیکی ہے۔ ایسا نہیں۔ اسی طرح تسبیح کے متعلق بات ہے۔ قرآن شریف میں تو آیا ہے واذکروا اللہ کثیراً لعلکم تفلحون۔ یعنی اللہ کا بہت ذکر کرو تاکہ تم فلاح پاؤ۔ اب یہ واذکروا اللہ کثیراً نماز کے بعد ہی ہے۔ تو ۳۳ مرتبہ تو کثیر کے اندر نہیں آتا۔ پس یاد رکھو کہ ۳۳ مرتبہ والی بات حسب مراتب ہے۔ ورنہ جو شخص اللہ تعالےٰ کو سچے ذوق اور لذت سے یاد کرتا ہے وہ شمار سے کیا کام وہ تو بیرون از شمار یاد کرے گا ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

درحقیقت یہ بات بالکل سچی ہے کہ یار کو یاد کرنا ہو تو پھر گن گن کر کیا یاد کرنا ہے اور اصل بات یہی ہے کہ جب تک ذکر الٰہی بکثرت نہ ہو وہ لذت اور ذوق جو اس ذکر میں رکھا گیا ہے حاصل نہیں ہوتا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جو ۳۳ مرتبہ فرمایا ہے وہ شخصی بات ہوگی۔ کوئی شخص ذکر نہ کرتا ہوگا۔ تو آپ نے اسے فرمایا کہ ۳۳ مرتبہ کر لیا کر۔ اور یہ جو تسبیح ہاتھ میں لے کر بیٹھتے ہیں۔ یہ مسئلہ بالکل غلط ہے۔ اگر کوئی شخص آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے حالات سے آشنا ہو تو اسے معلوم ہو جائے گا کہ آپ نے کبھی ایسی باتوں کا التزام نہیں کیا۔ وہ تو اللہ تعالےٰ کی راہ میں فنا تھے انسان کو تعجب آتا ہے کہ کس مقام اور درجہ پر آپ پہنچے تھے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

اصل بات یہ ہے کہ عارف کے دل میں جو بات ہوتی ہے اور جو تعلق اپنے محبوب و مولیٰ سے اسے ہوتا ہے وہ کبھی روا رکھ سکتا ہی نہیں کہ تسبیح لے کر دانہ شماری کرے۔ فافہم۔

(ڈپٹی ناظر اصلاح وارشاد۔ ربوہ)

مجاہدین تحریک جدید کے حق میں حضور ایدہ اللہ کی دعا

"اے خدا تو ہماری جماعت کے قلوب میں آپ قربانی کی تحریک پیدا کر۔ اے خدا تو اپنے فرشتوں کو نازل فرما۔ جو لوگوں کے دلوں کو زیادہ سے زیادہ قربانیاں دینے پر آمادہ کریں اے خدا اس آمادگی کے بعد پھر تو اپنے فرشتوں کو اس بات پر مامور فرما کہ جو لوگ وعدہ کریں وہ اپنے وعدوں کو جلد سے جلد پورا کریں" (المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز)

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

چندہ وقف جدید اور مخلصین جماعت

انسپکٹر صاحب وقف جدید تحریر فرماتے ہیں کہ محترمہ آمنہ بیگم صاحبہ بنت چوہدری عبدالکریم صاحب ساکن تہال ضلع گجرات نے اپنا زیور بیچ کر ۲۸ روپیہ چندہ وقف جدید میں ادا کر دیئے کے نہایت نیک نمونہ قائم کر دیا ہے جزاھم اللہ خیراً۔ (ناظم مال وقف جدید)

ضروری اعلان

رسالہ الفرقان کا خاص نمبر اگر کسی خریدار بھائی کو ۱۰ اکتوبر تک نہ موصول ہو تو ایک کارڈ بھیج کے اطلاع بھیج کر دوبارہ رسالہ طلب فرما سکتے ہیں۔ (مینیجر الفرقان۔ ربوہ)

درخواست دعا

میرے خسر مکرم ماسٹر محمد اسمٰعیل صاحب بجارضہ فالج عرصہ سے جودت بلڈنگ (لاہور) میں بیمار پڑے بہت کمزور ہو گئے ہیں۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اپنے خاص فضل کے ماتحت انہیں شفائے کاملہ عاجلہ عطا فرمائے آمین (احمد حسین خوشنویس دارالرحمت غربی ربوہ)

ادائیگی چندہ وقف جدید سال چہارم

احباب کرام جنہوں نے اپنا چندہ ارسال فرما دیا ہے کے اسماء ذیل میں درج ہیں۔ جزاکم اللہ تعالےٰ احسن الجزاء

نام	روپے - پیسے
جناب لے اے خان سکرٹری مال چٹاگانگ بلا تفصیل	۷-۰۰
جماعت احمدیہ کراچی	۱۹۹-۲۵
ملک محمود احمد صاحب کوٹڑی اسٹیشن بذریعہ سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب	۲۰-۰۰
چوہدری نصیر اللہ خان صاحب جہلم	۶-۳۷
مکرم اللہ رکھا صاحب چک ۱۶۶ مراد	۱۳-۵۰
میاں احمد دین صاحب کالا گوجراں ضلع جہلم	۱۵-۰۰
میاں علی اکبر صاحب پرانی انارکلی لاہور	۶۰-۰۰
ناصر علی صاحب " "	۷-۰۰
منظفر علی صاحب " "	۷-۰۰
منور علی صاحب " "	۷-۰۰
بشیر علی صاحب "	۷-۰۰
اہلیہ صاحبہ میاں اکبر علی صاحب "	۷-۰۰
بشریٰ بیگم صاحبہ دختر "	۷-۰۰
ملک محمود احمد صاحب ایڈووکیٹ "	۷-۰۰
شیخ محمد حسین صاحب "	۶-۵۰
عبدالعزیز صاحب بھٹی "	۱۵-۰۰
مستری غلام محمد صاحب کوئٹہ	۷-۰۰
صوبیدار نواب دین صاحب کوئٹہ	۶-۲۵
اہلیہ صاحبہ و بچگان "	۶-۲۵
مکرم محمد لیسین صاحب کوئٹہ	۸-۰۰
از طرف آنحضرت صلعم "	۸-۰۰
از طرف مسیح الموعود علیہ السلام "	۸-۰۰
بابو نبی حیثیت خاں صاحب ڈیرہ اسمٰعیل خان	۸-۰۰
چوہدری بشیر احمد صاحب حیدرآباد سندھ	۱۶-۰۰
چوہدری عطاء اللہ صاحب ٹنڈو الہ یار ضلع حیدرآباد	۷-۰۰
حکیم حفیظ الرحمان صاحب حنیف بھائی لیکٹ	۹-۰۰
" " " سال سوئم	۲۱-۰۰
میاں غلام نبی صاحب کوٹ قاضی ضلع جھنگ	۳۰-۰۰
سکرٹری مال ناٹو ر ایسٹ پاکستان	۱۸-۰۰
سکرٹری مال رجانت گاؤں "	۵۱-۰۰
ڈاکٹر عمر الدین صاحب شیخوپورہ	۸-۰۰
چوہدری محمد شفیع صاحب "	۶-۰۶
ابن چوہدری محمد انور حسین صاحب	۳۰-۰۰
مکرم محمد اشرف صاحب	۶-۲۵
ولی محمد سکرٹری مال بصیرپور ضلع منٹگمری بلا تفصیل	۶-۵۰
مولوی محمد صدیق صاحب کھوکھر غربی ضلع گجرات بلا تفصیل	۹-۳۸
سعید احمد صاحب غازی معلم چک ۲۰۶ ر ب	۷-۰۰
اہلیہ صاحبہ حکیم عبدالعزیز صاحب مصری شاہ لاہور مراد	۷-۰۰
حکیم محمد زاہد صاحب شور کوٹ شہر ضلع جھنگ	۱۲-۰۰

(ناظم وقف جدید)

حقہ نوشی وغیرہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔ "عمدہ صحت کو کسی بیہودہ سہارے سے کبھی ضائع نہیں کرنا چاہئیے۔ شریعت نے خوب فیصلہ کیا ہے۔ کہ ان مضر صحت چیزوں کو مضر ایمان قرار دیا ہے اور ان سب کی سردار شراب ہے ـــ یہ سچی بات ہے کہ نشوں اور تقوےٰ میں عداوت ہے۔" (البدر ۱۹۰۲ء)

(قائد تربیت انصار اللہ مرکزیہ)

دورہ انسپکٹر وقف جدید

مکرم چوہدری عبدالحلیم خانصاحب انسپکٹر وقف جدید ضلع سرگودھا کی جماعتوں کے دورہ پر روانہ ہو رہے ہیں۔ جملہ احباب کرام و عہدہ داران سے درخواست ہے کہ وصولی چندہ میں ان کی پوری امداد فرما دیں جزاھم اللہ احسن الجزاء

ناظم مال وقف جدید

پتہ مطلوب ہے

نصر اللہ خان صاحب برادر نسبتی چوہدری عنایت اللہ صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چک ۶۳ ڈاک خانہ چک ۱۱۷ تحصیل منڈی یزمان ضلع بہاولپور جو کہ پہلے ظفر آباد اسٹیٹ میں ملازم تھے۔ کافی دنوں سے عدم پتہ ہیں جس کی وجہ سے ان کے رشتہ دار اور دیگر لواحقین سخت پریشان ہیں۔ اگر کسی دوست کو ان کا کچھ پتہ ہو تو وہ ان سے کہیں کہ اپنے گھر اطلاع دیں تاکہ ان کے احباب کی پریشانی دور ہو۔ (ناظر امور عامہ)

ہائر سکنڈری سکول گھٹیالیاں کی یونین کے عہدیدار

مورخہ ۵ اکتوبر تسلیم الاسلام ہائر سکنڈری سکول گھٹیالیاں کی کانفرنس یونین کے عہدیداروں کا انتخاب زیر صدارت محترم جناب عبدالسلام صاحب اختر ایم اے پرنسپل عمل میں آیا۔ جس میں حسب ذیل عہدیدار منتخب ہوئے۔ پریذیڈنٹ: افتخار احمد صاحب (سال اوّل) سکرٹری: نذیر احمد خادم جماعت دہم۔ اسسٹنٹ سیکرٹری محمد اقبال اس اجلاس میں علاقہ کے بااثر لوگوں نے بھی شرکت کی۔ اور عہدیداروں کو مبارکباد دی۔ (افتخار احمد صدر یونین)

نتیجہ امتحان برکات الدعا

(منعقدہ ۲۵ جون سنہ ۱۹۶۱ء - زیر انتظام لجنہ اماء اللہ مرکزیہ - ربوہ)

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے زیر انتظام کتاب برکات الدعا کا امتحان ۲۵ جون کو منعقد ہوا جس میں کل ۱۵۳ ممبرات شریک ہوئیں۔ کامیاب ممبرات کا نتیجہ درج ذیل ہے۔ امۃ الرشید لطیف ربوہ اوّل - منصورہ حق سرگودھا دوئم

(سیکرٹری شعبہ تعلیم لجنہ مرکزیہ)

نام ممبرات	نمبر حاصل کردہ
دارالرحمت غربی ربوہ	
صالحہ قمر	۵۳
مبارکہ بیگم زوجہ نور محمد صاحب	۳۵
بشریٰ	۵۰
ارشاد	۴۶
رفیعہ	۴۸
صادقہ مریم	۵۶
سعیدہ حمید	۶۱
رضیہ	۴۴
دارالرحمت وسطی ربوہ	
محمودہ رفعت	۳۳
قمر النساء	۶۳
منصورہ بیگم	۴۰
منصورہ جبیں	۶۲
فائزہ شاہدہ	۵۵
امۃ الرفیق	۵۶
دارالرحمت شرقی ربوہ	
امۃ المتین	۴۶
انیسہ گوہر	۵۷
رفیقہ گوہر	۵۹
امۃ الرشید لطیف (اوّل)	۷۲
نعیمہ صدیق	۵۹
بشریٰ گوہر	۳۸
دارالصدر شرقی	
شگفتہ صادقہ	۵۹
امۃ السمیع	۵۱
امۃ الکریم	۳۸
امۃ الحفیظ شاکر	۵۷
حلیمہ زینت	۵۰
صفیہ صدیق	۳۸
ماہ رخ پروین	۶۱
ام ہارون	۴۳
امۃ اللطیف روحی	۴۰
دارالصدر غربی	
امۃ الحفیظ بنت غلام محمد	۳۸
امۃ القیوم	۶۴
خورشید زہرہ مرزا	۶۲
امۃ الحمید	۴۷
امۃ الرشید عابدہ	۵۵
عائشہ آمنہ	۶۰

نام ممبرات	نمبر حاصل کردہ
نعیمہ اختر	۵۴
انیسہ	۵۵
حمیدہ تمیزہ	۵۶
بشریٰ جان	۵۴
نصرت بیگم	۳۳
نسیمہ بیگم نسیم	۳۳
دارالنصر غربی ربوہ	
عابدہ سلطانہ	۳۴
ثریا ثروت	۳۷
امۃ الحفیظ بنت محمد حسین	۴۸
ثریا بیگم نذیر احمد	۳۳
رضیہ پروین	۴۹
پشاور شہر	
بشریٰ بنت محمد الطاف	۵۸
رشیدہ بیگم سول کوارٹرز	۳۳
رضیہ بیگم	۴۵
امۃ الباسط بشریٰ	۵۱
مجیدہ بیگم	۵۵
سرگودھا	
منصورہ حق	۷۰ دوئم
عصمت پراچہ	۶۰
پروین	۶۲
امۃ الحفیظ	۶۲
گجرانوالہ	
شمیم اختر	۶۲
بشریٰ حقانی	۶۲
جڑانوالہ	
بیگم چوہدری دوست محمد صاحب	۶۹
عطیہ یاسمین	۵۵
صالحہ بیگم	۴۶
محمودہ سلطانہ	۵۳
بہاولنگر	
امۃ المجید ملک	۵۴
خدیجہ بیگم	۶۳
امۃ الحمید	۶۶
بشریٰ نعیمہ	۶۰
مبشرہ بیگم	۴۹
لاہور	
شاکرہ اہلیہ لطیف الرحمٰن	۳۵
امۃ القیوم	۳۴
شمیم اختر	۳۳
مبشرہ ناہید	۳۶
جمیلہ آصف	۴۱
رقیہ فخر النساء	۶۱

(باقی)

درخواست دعا

مکرمی عبداللہ جان سبزی فروش غلہ منڈی کے پاؤں پر اچانک چوٹ لگ گئی جس سے وہ چلنے پھرنے سے عاری ہیں۔ مخلص احباب کی خدمت میں ان کی کامل صحت کے لئے درخواست دعا ہے۔

عبدالستار محلہ دارالصدر غربی ربوہ

نئے دانت

بنوانے اور بغیر درد کے نکلوانے چاندی اور سونے سے بھروانے اور عینکوں کیلئے ہماری خدمات حاصل کریں

ڈاکٹر شریف احمد دندان ساز

صبح ۷ بجے سے شام ۶ بجے تک چنیوٹ

شام چھ بجے کے بعد صبح تک محلہ دارالرحمت شرقی ربوہ میں تشریف لاویں

"کیورٹیو" اور "بے بی ٹانک" کے متعلق

ڈاکٹروں، حکیموں اور دیگر معززین کی آراء کثرت سے الفضل میں شائع ہوتی رہتی ہیں۔ ملک بھر میں ان جدید اور جادو اثر ادویات کی ایجنسیاں قائم کرنے کے لئے مندرجہ ذیل رعایات دی جارہی ہیں۔

(۱) ایک درجن شیشی اکٹھی خریدنے پر ۲۵ فیصدی کمیشن۔

(۲) پچیس روپے کی ملی جلی مجرب ادویات خریدنے پر بھی ۲۵ فیصدی کمیشن۔

(۳) خاص ادویات پر خرچ ڈاک وپیکنگ ۱/۶۲ پیسے روپیہ سے زیادہ وصول نہیں کیا جائے گا خواہ ایک شیشی منگوائی جائے خواہ ایک سو (زائد خرچ ادارہ خود برداشت کرے گا)

(۴) بیک وقت پچاس روپے یا اس سے زیادہ قیمت کی ادویات خریدنے پر مختلف پمفلٹوں اور اشتہارات کے علاوہ پلاسٹک کے خوبصورت بورڈ مفت مہیا کئے جائیں گے

قیمت کیورٹیو فی ڈرام ۵۰ پیسے فی اونس ۲/۵۰ روپے

بے بی ٹانک ایک ماہ کورس ۳/- پندرہ روزہ کورس ۱/۷۵ روپے

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ

پاکستان میں ایٹمی طاقت کے فروغ کا امکان

کراچی ۱۰ / اکتوبر۔ صدر پاکستان کے سائنسی مشیر ڈاکٹر عبدالسلام نے بتایا ہے کہ ایٹمی طاقت کے امریکی ماہروں نے یہ رپورٹ دی ہے کہ پاکستان میں ایٹمی طاقت کو ترقی دینے کے امکانات خاصے روشن ہیں۔ پاکستانی سائنسدان اس رپورٹ پر غور کر چکے ہیں۔

کیا آپ عینک اتارنا چاہتے ہیں؟

سرمہ چشم نور

آنکھوں کی جملہ امراض کو دور کرکے نظر کو تیز کرتا ہے اور عینک کا محتاج نہیں رہنے دیتا۔

قیمت فی شیشی ایک روپیہ پچیس پیسے علاوہ خرچ ڈاک

المنار دواخانہ گولبازار ربوہ

قرآن مجید (معریٰ)

بطرز یسرنا القرآن ہدیہ مجلد ۶/- صرف

قاعدہ یسرنا القرآن مکمل ۱۰/

قاعدہ عام کاغذ ۸/

سیپارے اوّل تا دہم فی سیپارہ ۴/

مکتبہ یسرنا القرآن ربوہ ضلع جھنگ

دانتوں کی صفائی، مضبوطی اور حفاظت کیلئے

مفید منجن استعمال کیجئے!

قیمت چھوٹی شیشی ۶/ آنے بڑی شیشی ایک روپیہ

اکسیر پائیوریا

سوڑھوں سے خون اور پیپ کا آنا (پائیوریا) دانتوں کا ہلنا۔ دانتوں کی میل۔ ٹھنڈا اور گرم پانی کا لگنا اور منہ کی بدبو دور کرنے کے لئے اکسیر ہے۔

قیمت فی شیشی ایک روپیہ پچیس پیسہ

ناصر دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ

نور کاجل

آنکھوں کی خوبصورتی، تندرستی اور جملہ بیماریوں کے علاج کے لئے دنیا بھر میں بے نظیر تحفہ بچوں اور عورتوں کے لئے سخت غیر مترقبہ۔ قیمت فی شیشی سوا روپیہ۔

نور ابٹنہ

حسن کا نکھار اور دلہن کا نگھار جس کے استعمال سے کیل چھائیاں بدنما داغ اور مہاسے دور ہو کر چہرہ چاند کی طرح چمک جاتا ہے۔

قیمت فی پیکٹ ڈیڑھ روپیہ

فہرست ادویہ مفت منگوائیں

تیار کردہ خورشید یونانی دواخانہ گولبازار ربوہ

حب مقوی خاص

کمی خون۔ اعصابی کمزوری۔ ناطاقتی کے لئے بہت ہی مفید ہیں۔ خاص کر چالیس سال کی عمر کے بعد ان کا استعمال بہت مفید ہے۔

قیمت ۳۰ گولی چار روپے

دواخانہ دارالامان ربوہ

کوٹھی برائے فروخت

ایک کوٹھی محلہ دارالصدر غربی ربوہ میں سات کمروں اور ایک برآمدہ پر مشتمل ہے اس کا رقبہ دو کنال ۱۶ مرلے ہے۔ پانی میٹھا اور بجلی لگی ہوئی ہے۔ خریدار حضرات مندرجہ ذیل پتہ پر خط وکتابت کریں۔

پنجاب ہاؤس گول چوک بلاک ۱۰ سرگودھا

حاجی رشید احمد

احمد کولڈ سٹارٹ ڈیزل آئیل انجن

زرعی وصنعتی ضروریات کے لئے بارہ ۱۲ تا چوبیس ۲۴ ہارس پاور ڈیزل آئیل انجن خریدنے کے لئے

نور مکینکل انجنیئر ڈیزل انجن مینوفیکچرز اینڈ ریپررز

اندرون پرانا ہسپتال ڈسکہ ضلع سیالکوٹ

پاکستان ویسٹرن ریلوے ۔ ملتان ڈویژن

ٹینڈر نوٹس

ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ پاکستان ویسٹرن ریلوے ملتان درج ذیل کام کے لئے مُقررہ نرخوں کے سربمہر ٹینڈر ۲۱ / اکتوبر ۶۱ء کو ۱۲ بجے تک وصول کریں گے۔ ٹینڈر اسی دن سوا بارہ بجے برسرعام کھولے جائیں گے۔

نمبر شمار	کام کی تفصیلات	زر بیعانہ	مدت جس کے لئے درکار ہے
۱	خانیوال اور چیچہ وطنی روڈ کے مابین ریلوے کے سامان مثلاً خیمے، پانی ریلوے سٹاف اور دیگر آلات کی باربرداری جو ٹرکوں کی گنجائش کے مطابق ہوگی کے لئے کرایہ پر چار موٹر ٹرکوں کی فراہمی۔	۸۰۰/- روپے	۶ ماہ

۲۔ ٹینڈر لازماً مقررہ فارموں پر پیش کئے جائیں جو ۲۱ / اکتوبر ۶۱ء صبح دس بجے تک زیر دستخطی کے دفتر سے منظور شدہ ٹھیکیدار ناقابل واپسی قیمت ۱/- روپیہ فی فارم اور غیر منظور شدہ ٹھیکیدار ۲/- روپے فی فارم کی ادائیگی پر حاصل کر سکتے ہیں۔

۳۔ غیر منظور شدہ ٹھیکیداران اپنی مالی حیثیت اور سابقہ تجربے کے بارے میں سرٹیفکیٹس اپنے ٹینڈروں کے ساتھ منسلک کریں۔ ورنہ ان کے ٹینڈروں پر غور نہیں کیا جائے گا۔

مفصل شرائط و کوائف درخواست پر زیر دستخطی کے دفتر سے حاصل کئے جاسکتے ہیں۔

ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ پاکستان ویسٹرن ریلوے۔ ملتان

الفضل میں اشتہار دینا کلید کامیابی ہے

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

ہمدرد نسواں مرض اٹھرا کی بے نظیر دوا

قیمت مکمل کورس ۱۹ روپے

دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ گول بازار ربوہ